OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828; pISSN: 2519-6480
Vol.13 Issue 14 December 2023

حضرت مغیرہ بن شعبہ الثقفیؓ کی مرویات سے سیرت نبویﷺ کا تحقیقی مطالعہ

A RESEARCH STUDY OF THE BIOGRAPHY OF THE PROPHET (PEACE BE UPON HIM) FROM THE MARWIYAAT OF HAZRAT MUGHIRA BIN SHUBA AL-THAQAFI

Sahib Din
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
Govt. College University, Faisalabad

Fraz Ahmad
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Minhaj University Lahore

Dr. Hafiz Asif Mehmood
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Minhaj University Lahore

Abstract: In the Holy Qur'an, Allah Ta'ala has declared following the Prophet (PBUH) and obeying the Prophet (PBUH) to be necessary and obligatory. In this sense, the study of the life of the Prophet (PBUH) is extremely important, so that along with the commands and other commands and prohibitions of the Prophet (PBUH), as well as the knowledge of the likes and dislikes of the Prophet (PBUH). It is possible to describe the virtues, features, arguments and characteristics of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) in the light of the hadiths of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Conquered territories from you are famous from Kufa. In the light of your narrations, the important aspects of the life of Prophet Muhammad (PBUH) are revealed. In the light of the above traditions, it is known that the Companions of the Prophet (SAW) gave great importance to the Hadith of the Prophet (PBUH) and it is also known how to pray after the prayer. To find a solution by keeping in mind the life of the Prophet (PBUH), ablution in the worship of the Prophet (PBUH), the method of prayer, the manners of eating and drinking, mentioning the Companions and Messengers of the Prophet (PBUH), how one should walk with the funeral, one should not walk stiffly on the ground, without a doubt.

Key words: Mughira, Biography, Marwiat, Tradition

دین اسلام کا منبع اور سرچشمہ وحی الٰہی ہے، جو اللہ عزوجل کی جانب سے سیدنا محمد عربی ﷺ پر نازل کی گئی، خواہ وہ وحی الٰہی قرآن کریم کی صورت میں ہو یا احادیث رسول ﷺ کی شکل میں ہو۔ قرآن وحدیث کے اس پیغام کو امت مسلمہ تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ جیسی مقدس جماعت کو نبی اکرم ﷺ کی صحبت، تعلیم اور تلقین کے لئے منتخب فرمایا۔ جلیل القدر صحابی رسولؐ کی بیان کردہ احادیث کی روشنی میں سیرت نبویؐ کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے گا، جس میں سب سے پہلے حدیث اور سیرت کا باہمی تعلق بیان کیا جائے گا، پھر حدیث النبیؐ کیا ہے؟ ادعیہ النبیؐ کیا ہیں؟ فقہیات سیرت کا تذکرہ کیا جائے گا۔ وصایا النبیؐ کیا ہیں؟ خصائص فضائل، شمائل النبیؐ بیان کئے جائیں گے۔ بشریت النبیؐ کے بارے میں احادیث کی روشنی بیان کیا جائے گا۔ عبادات النبیؐ، لباس النبیؐ سفراء النبیؐ اور اصحاب النبیؐ پر سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کی مرویات کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو کی جائے گی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک ایسی مقدس جماعت ہے جو رسول اللہ ﷺ اور عام امت کے درمیان اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک واسطہ ہے۔ اس واسطہ کے بغیر نہ امت کو قرآن کریم ہاتھ آسکتا تھا، اور نہ ہی رسالت اور اس کی تعلیمات کا کسی کو اس واسطہ کے بغیر علم ہو سکتا تھا۔ صحابہ کرامؓ، آپ ﷺ کی تعلیمات کو دنیا کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی آل اولاد اور اپنی جان ومال سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کا گروہ ایک مقدس اور پاکیزہ گروہ ہے۔ انبیاء کرام کے بعد روئے زمین پر سب سے پاکباز جماعت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

❖ "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ"(1)

(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔)

فرامین نبوی ﷺ ہیں:

❖ " عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، "(2)

(نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے (یعنی تابعین کا زمانہ)، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے، (یعنی تبع تابعین کا زمانہ)

❖ " عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ﷺ: أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ"(3)

(حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو، کیونکہ وہ تم میں سے سب سے بہتر ہیں۔)

1. مطالعہ سیرت

- اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات گرامی کو بہترین نمونہ قرار دے کر اہل اسلام کو آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہذا سیرت نبویؐ کو جانے بغیر نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل ممکن نہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتباع رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ کو لازم اور فرض قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے سیرت نبویؐ کا مطالعہ بہت ضروری ہے تاکہ حضور اکرم ﷺ کے احکامات اور دیگر اوامر و نواہی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کا بھی علم ہو سکے۔
- عصر حاضر میں نسل نو کی ذہنی و فکری تعمیر کے لئے سیرت نبویؐ کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ (4)

2. سیرت کے اصطلاحی معنی

حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے وفات اقدس تک کے تمام مراحل حیات، آپ ﷺ کے فضائل، شمائل اور خصائل، آپ ﷺ کے دن رات اور تمام وہ چیزیں جن کو آپ ﷺ کی ذات والا صفات سے تعلقات ہوں، خواہ وہ انسانی زندگی کے معاملات ہوں یا نبوت کے معجزات ہوں۔ سیرت کہلاتا ہے۔ وہ بابرکت شخصیات جنھوں نے آپ ﷺ کے تمام مراحل حیات کو بغور دیکھا اور احادیث کی صورت میں لوگوں تک پہنچایا، ان کو صحابی رسولؐ کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے براہ راست صحبت نبویؐ سے کسب فیض کیا۔ صبح و شام خدمت نبویؐ کا شرف حاصل کرنے والے صحابہ کرامؓ میں سے جلیل القدر صحابی سیدنا مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ کا نام بھی شامل ہے۔ (5)

3. سیدنا مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ کا شجرۂ نسب اور تعارف

i. نام و نسب

مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک ن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس ثقفی

ii. لقب　مغیرۃ الرائے　　کنیت: ابو عیسیٰ، ابو عبداللہ، ابو محمد

ذہین و فطین، باہمت، فصیح البیان، بلند پایہ حاکم، تجربہ کار جرنیل، نظم و نسق کے ماہر، حکمت و فراست، سیاسی تدبر اور حلم و کرم، شجاعت و بہادری، عشق رسولؐ میں بے قرار رہنے والے، مغیرۃ الرائے" "کا لقب پانے والے صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے جبکہ بعض روایتوں میں ابو محمد اور ابو عبداللہ بھی لکھی ہے۔ آپؓ کا تعلق طائف میں آباد قبیلہ ثقیف سے تھا۔ عالم عرب میں آپؓ کا شمار عرب کے چار عظیم ترین حکماء اور سیاست دانوں میں ہوتا تھا۔ غزوۂ خندق کے بعد 5 ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بیعت رضوان میں شرکت کی۔ بڑے دانا، زیرک، معاملہ فہم، ذہین اور

ہوشیار طبیعت کے مالک تھے۔ یہ قوی الجثہ، چوڑے چکلے سینے، لمبے مضبوط ہاتھوں والے اور موٹے بازوؤں والے تھے۔ سرخ اور گھنگریالے بال تھے اور مانگ نہیں نکالتے تھے۔(6)

iii. عشق رسولؐ سے سرشار

اسلام قبول کرتے ہی محبت رسولؐ کے دریا میں ایسے غوطہ زن ہوئے کہ عظمت رسول ﷺ کے سامنے کسی کو خاطر میں نہ لاتے۔ چنانچہ سن ۶ ہجری صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی طرف سے صلح کے لئے آپؓ کے چچا عروہ بن مسعود ثقفی نمائندہ بن کر آئے۔ حضرت مغیرہؓ سر پر خود (جنگی ٹوپی) پہنے ہوئے سید المرسلین ﷺ کے قریب کھڑے تھے۔ عروہ ثقفی دوران گفتگو بار بار اپنا ہاتھ حضور نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارکہ تک بڑھاتا تو آپؓ نے تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارااور فرمایا: اپنے ہاتھ کو رسول اکرم ﷺ کی داڑھی اقدس سے دور رکھ۔(7)

iv. انوکھی ونرالی محبت

جب پیارے آقا ﷺ کے جسد اطہر کو لحد مبارکہ میں رکھ کر سیدنا علیؓ قبرِ منور سے باہر تشریف لائے تو آپؓ نے اپنی انگوٹھی قبر مبارک میں گرادی پھر حضرت علیؓ سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا: اندر اتر کر اسے اٹھالو، چنانچہ آپؓ ادب واحترام کے ساتھ قبر انور میں اترے اور عشق رسول میں ڈوب کر محبت بھرے انداز میں اپنا ہاتھ لحد مبارکہ پر رکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پاکیزہ کفن پر اپنا ہاتھ پھیرا، جبکہ تیسری کے مطابق اینٹ مبارک ہٹا کر اپنی انگوٹھی اٹھائی اور دونوں مقدس آنکھوں کے درمیان بوسہ لے کر باہر آگئے۔(8)

v. حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی ذہانت وفطانت

تابعی بزرگ حضرت قبیصہ بن جابرؒ فرماتے ہیں کہ : میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس کچھ عرصہ گذارا ہے، اگر کسی شہر کے آٹھ دروازے ہوں اور کوئی ترکیب لڑائے بغیر ان سے نکلنا ممکن نہ ہو تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آٹھوں دروازوں سے باری باری نکل جائیں گے۔(9)

حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کے فرامین امت مسلمہ کے لئے کسی انمول خزانے سے کم نہیں۔ آپؓ بیان کرتے ہیں: تمہیں کوئی تحفہ دے تو اس کا شکریہ ادا کرو اور جو تمہارا شکریہ ادا کرے اسے بھی کوئی تحفہ دو، کیونکہ ناشکری کی وجہ سے نعمت زائل ہو جاتی ہے اور شکر ادا کرنے کی وجہ سے نعمت باقی رہتی ہے۔(10)

vi. روایات کی تعداد

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی سربلندی اور ترویج واشاعت میں گزاری۔ آپؓ سے ایک سو چھتیس (۱۳۶) احادیث مروی ہیں۔ نو احادیث متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم دونوں میں ہیں، جبکہ ایک حدیث بخاری

میں اور 2 حدیثیں مسلم میں انفرادی طور پر ہیں۔ آپؓ کی مرویات میں مسح علی الخفین اور وضو میں چوتھائی سر کے مسح کی احادیث کو شہرت حاصل ہے۔ آپؓ نے ماہ شعبان پچاس (50ھ) ہجری، ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپؓ کا مزار مبارک کوفہ میں ہے۔ (11)

4. مطالعہ سیرت حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ کی مرویات کی روشنی میں

سید المرسلین ﷺ کے ارشادات، افعال و اقوال اور تقریرات اس اعتبار سے کہ کیا جائز ہے؟ اور کیا ناجائز ہے؟ یہ حدیث ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کے افعال و اقوال اور تقریرات میں آپ ﷺ کے شمائل، دلائل، خصائل اور فضائل اور طرز زندگی ملحوظ ہو تو یہ سیرت ہے۔ سیرت میں کم درجہ روایات بھی چلتی ہیں، جبکہ حدیث میں مستند روایات کا ہونا ضروری ہے۔ کتب حدیث میں سرور کائنات ﷺ کے حالات اور اخلاق و عادات سے متعلق بکثرت واقعات مذکور ہیں جو سیرت کہلائے جا سکتے ہیں۔۔ جیسے شمائل النبیؐ، خصائص النبیؐ، وصایا النبیؐ، ادعیہ النبیؐ، بشریت النبیؐ سفراء النبیؐ، طعام النبیؐ، لباس النبیؐ، فقہیات سیرت، کلامیات سیرت، عبادات النبیؐ، دلائل النبیؐ۔

5. حدیث النبی ﷺ

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

" مااضیف الی النبی ﷺ قولاً له اوفعلا اوتقریراً اوصفة حتی الحرکات والسکنات فی الیقظة والمنام "(12)

(آپ ﷺ سے منسوب قول، فعل، تقریر یا کوئی صفت حتیٰ کہ بیداری اور نیند میں حرکات و سکنات کو حدیث کہتے ہیں۔)

i. حدیث اور سیرت کا باہمی تعلق

نبی کریم ﷺ کے ارشادات، افعال و اعمال اور تقریرات، اس اعتبار سے کہ کیا جائز ہے؟ اور کیا ناجائز ہے؟ یہ حدیث ہے، جبکہ آپ ﷺ کے افعال و اقوال و تقریرات میں آپ ﷺ کے شمائل اور طرز زندگی ملحوظ ہو تو یہ سیرت ہے۔ ان تعریفات سے حدیث اور سیرت میں تعلق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کے لمحات کو کس قدر عقیدت و احترام اور گہرائی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

یہ رسول کرم ﷺ کا اعجاز ہے کہ آپ ﷺ کی حالت نیند کی کیفیات کو بھی ضبط کر کے امت تک پہنچا دیا ہے۔امت مسلمہ نے سیرت نبوی ﷺ کو محفوظ کرنے کے لیے جو اہتمام کیا ہے،علوم کی تاریخ میں یہ جدوجہد پہلی اور آخری،کامل اور بے عیب،بے نظیر اور بے مثال ہے۔درج ذیل حدیث نبویؐ میں سیرتی پہلو نمایاں ہے۔

- ❖ "كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ،أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ،سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا،قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ(13)

(حضرت معاویہؓ نے مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی حدیث لکھئے جو آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔مغیرہؓ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتیں پسند نہیں کرتا۔بلاوجہ کی گپ شپ،فضول خرچی اور لوگوں سے بہت مانگنا۔)

6. ادعیہ النبی ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہر امتی کی زندگی کے ہر موقعہ اور ہر لمحے کو اللہ سے جوڑ دیا ہے۔امت مسلمہ کو آپ ﷺ نے ہر ہر لمحہ کے لئے دعائیں عنایت فرمائی ہیں۔جیسے

- ❖ "الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدّ"

(سیدنا مغیرہؓ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

"لا إله إلا الله وحده لا شريك له،له الملك، وله الحمد،وهو على كل شىء قدير،اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد"

(اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔اس کا کوئی شریک نہیں۔بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت ومال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے۔)

7. فقہیات سیرت

واقعات سیرت سے فقہی مسائل کا استنباط واستخراج،فقہیات سیرت کہلاتا ہے۔اس میں سیرت کا ایک واقعہ بیان کر کے اس سے دروس واحکام کا استنباط کیا جاتا ہے۔اسی طرح احادیث مبارکہ بیان کر کے ان میں سے سیرتی پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ ذیل میں چند احادیث بیان کی جاتی ہیں:

❖ "قَالَ:اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ،فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ:شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ،قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ،قَالَ: فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَ(14)

(حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے عورت کے پیٹ کا بچہ ضائع کرنے (کی دیت) کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ نے اس میں ایک غلام، مرد یا عورت دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ کہا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس ایسا آدمی لاؤ، جو تمہارے ساتھ (اس بات کی) گواہی دے۔ کہا: تو محمد بن مسلمہؓ نے ان کے لیے گواہی دی۔)

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى، فَقَتَلَتْهَا، قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ: أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ، وَلَا شَرِبَ، وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ؟ قَالَ: وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ(15)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک عورت نے اپنی سوتن کو جبکہ وہ حاملہ تھی، خیمہ کی لکڑی سے مارا اور قتل کر دیا۔ کہا: اور ان میں سے ایک قبیلہ بنو لحیان سے تھی۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے قتل ہونے والی کی دیت قتل کرنے والی کے عصبہ (جدی رشتہ دار مردوں) پر ڈالی اور پیٹ کے بچے کا تاوان جو اس کے پیٹ میں تھا، ایک غلام مقرر فرمایا۔ اس پر قتل کرنے والی کے عصبہ (جدی مرد رشتہ داروں) میں سے ایک آدمی نے کہا: کیا ہم اس کا تاوان دیں گے جس نے کھایا نہ پیا اور نہ آواز نکالی، ایسا (خون) تو رائیگاں ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا بدوؤں کی سجع (قافیہ بندی) جیسی سجع ہے؟" اور آپ ﷺ نے دیت ان کے جدی مرد رشتہ داروں پر ڈالی۔)

8. وصایا النبی ﷺ

وصایا، حقیقت میں وہ نصائح (نصیحتیں، ہدایات) ہیں جو نبی کریم ﷺ نے امت کو مجموعی طور پر یا کسی خاص طبقہ یا گروہ کو فرمائیں، ان میں اوامر و نواہی، معاشی و معاشرتی امور شامل ہیں:

❖ "عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ، لَا تُسْبِلْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ"(16)

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سفیان بن ابی سہل کی کمر پکڑ کر یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے سفیان بن ابی سہل! اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے مت لٹکاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔)

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُثْلَةِ(17)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لاشوں کے ناک، کان اور دیگر اعضاء کاٹنے سے منع فرمایا۔)

❖ "كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ(18)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: آپ پر سلامتی ہو۔اس کے بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے: ''بلاشبہ اللہ نے تین چیزیں حرام کی ہیں اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے: اللہ عزوجل نے والد کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے اور نہ دو اور لاؤ (اپنے ذمے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے اور ناجائز حقوق کا مطالبہ کرنے) کو حرام کیا ہے۔اور تین باتوں سے منع کیا ہے: قیل و قال (فضول گفتگو یا باتوں) سے، کثرت سوال سے، اور مال ضائع کرنے سے۔)

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ أَحَادِيثَ مِنْهَا أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ

(صحابی رسولؐ سیدنا مغیرہ ثقفیؓ روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے، اسے خود بھی غسل کر لینا چاہئے۔)

❖ "عَنِ المغيرةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ(19)

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے جسم کو آگ سے داغے یا منتر پڑھے وہ توکل سے محروم ہو گیا۔)

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ(20)

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ جس دن نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا اس دن سورج گرہن ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ سورج اور چاند کسی کی موت سے نہیں گہناتے یہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب ان میں سے کسی ایک کو گہن لگے تو تم فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جایا کرو، یہاں تک کہ یہ ختم ہو جائے۔)

❖ "قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ(21)

(سیدنا مغیرہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے کہ اس سے زندوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔)

❖ عنِ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ،قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺمَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصْ الْخَنَازِيرَ يَعْنِي يُقَصِّبُهَا([22])

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب بیچ سکتا ہے تو پھر اسے چاہئے کہ خنزیر کے بھی ٹکڑے کر کے بیچنا شروع کردے۔)

9. خصائص النبی ﷺ

خصائص وہ خوبیاں ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے نبیؐ کے ساتھ خاص کر دیا اور ان کے ساتھ آپ ﷺ کو تمام انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام پر اور تمام عالم بشریت پر فضیلت عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کے خصائص شمار سے باہر ہیں، بلکہ گنتی کے اعداد سے زیادہ ہیں۔([23])

فضائل (شمائل، دلائل، اعلام، معجزات وغیرہ یہ تمام فضائل کی اقسام ہیں۔) اور خصائل کے درمیان عام اور خاص کا تعلق ہے۔ تمام فضائل، خصائص میں شامل نہیں ہیں، جبکہ تمام خصائص، فضائل میں سے ہوتے ہیں۔([24])

i. مستقبل کے حالات پر مطلع کرنا، نبوت کے خصائص میں شامل ہے

❖ "عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ "([25])

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔)

❖ "عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺعَنْ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ"([26])

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنا میں نے پوچھا، اس سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس (کے حوالے) سے تمہیں کیا بات اتنا تھکا رہی ہے؟ وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔" میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں: اس کے ہمراہ کھانے (کے ڈھیر) اور (پانی کے) دریا ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک وہ اس سے حقیر تر ہے۔ (کہ ایسی چیزوں کے ذریعے سے مسلمانوں کو گمراہ کر سکے۔)

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا بِمَا يَكُونُ فِي أُمَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعَاهُ مَنْ وَعَاهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَه"[27]

(سیدنا مغیرہؓ بن شعبہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنی امت میں قیامت تک پیش آنے والے واقعات کی خبر دے دی، جس نے اس خطبے کو یاد رکھا، سو یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔)

❖ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَقَدْ كَانَ تَوَضَّأَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ وَرَاءَكَ فَسَاءَنِي وَاللَّهِ ذَلِكَ ثُمَّ صَلَّى فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِ انْتِهَارُكَ إِيَّاهُ وَخَشِيَ أَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ عَلَيْهِ فِي نَفْسِي شَيْءٌ إِلَّا خَيْرٌ وَلَكِنْ أَتَانِي بِمَاءٍ لِأَتَوَضَّأَ وَإِنَّمَا أَكَلْتُ طَعَامًا وَلَوْ فَعَلْتُهُ فَعَلَ ذَلِكَ النَّاسُ بَعْدِي[28]

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا، اس کے بعد نماز کھڑی ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ نے پہلے وضو فرما رکھا تھا، اس لئے آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے جھڑکتے ہوئے فرمایا پیچھے ہٹو بخدا! مغیرہؓ کو آپ کا جھڑکنا بہت پریشان کر رہا ہے۔ اسے اندیشہ ہے کہ کہیں اس کے متعلق آپؐ کے دل میں کوئی بوجھ تو نہیں ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دل میں تو اس کے متعلق سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں۔ البتہ یہ میرے پاس وضو کے لئے پانی لائے تھے جبکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا تھا، اگر میں وضو کر لیتا تو میرے بعد لوگ بھی اسی طرح کرنا شروع کر دیتے۔)

ii. **عبادات کے طریقوں کی ہدایت دینا، استدلال کے طریقوں کی تعلیم دینا، خصائص نبوت ہیں:**

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي، أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا، وَأَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا، وَعَنْ يَسَارِهَا، قَرِيبًا مِنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ"[29]

(سیدنا مغیرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار آدمی جنازے کے پیچھے چلے، پیدل چلنے والے کی مرضی ہے (آگے چلے یا پیچھے، دائیں جانب چلے یا بائیں جانب) اور نابالغ بچے (جو بچہ ناقص پیدا ہو) کی نماز جنازہ پڑھی جائے، جس میں اس کے والدین کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔)

iii. **حسن معاشرت کے مناہج پر مطلع ہونا، خصائص نبوت ہے**

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خاتون کا ذکر کیا کہ میں اس سے نکاح کے لیے پیغام بھیجنے والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جا کر اسے دیکھ لو،

امید ہے تمھارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی۔'' چنانچہ میں ایک انصاری خاتون کے ہاں گیا اور اس کے والدین سے اس کا رشتہ طلب کیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بھی سنایا۔ یوں محسوس ہوا کہ اس کے والدین نے اس چیز کو پسند نہیں کیا (کہ یہ مرد اس لڑکی کو دیکھے۔) لڑکی پردے میں تھی، اس نے یہ بات چیت سن لی، چنانچہ اس نے کہا: اگر تجھے اللہ کے رسول ﷺ نے دیکھنے کا حکم دیا ہے تو دیکھ لے، ورنہ میں تجھے قسم دیتی ہوں (کہ جھوٹا بہانہ بنا کر مجھے نہ دیکھنا) اس نے گویا اس بات کو بہت بڑا سمجھا (سنتے ہی اعتبار نہ آیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہوگا)۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (میں سچ کہہ رہا تھا، اس لیے) میں نے اسے دیکھ لیا، پھر میں نے اس سے شادی کر لی۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے ہم آہنگی پیدا ہو جانے کا ذکر فرمایا۔(30)

iv. احکام دین کی ہدایت دینا، خصائص نبویؐ میں شامل ہے

دینی احکام کے بارے میں لوگوں کو بتانا، انبیاء کرام کے خصائص میں شامل ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

- "عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مُقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ، حَتَّى يَتَنَحَّى عَنْهُ"(31)

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس جگہ سنت (نفل نماز) نہ پڑھے جہاں پر اس نے فرض پڑھائی ہے، جب تک کہ وہ اس جگہ سے دور نہ ہو جائے۔)

- "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، فَإِذَا اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ، وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ"(32)

(سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے لیکن ابھی پورے طور پہ کھڑا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے، اور اگر پورے طور پہ کھڑا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے، اور آخر میں سہو کے دو سجدے کرے۔)

- "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَقَامَ فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَعْنِي قُومُوا فَقُمْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدُكُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِذَا اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ "(33)

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ دو رکعتیں پڑھانے کے بعد آپ ﷺ بیٹھے نہیں، بلکہ کھڑے ہو گئے۔ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا، لیکن نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہاتھ کے اشارے سے ہمیں بھی کھڑے ہونے کے لئے فرمایا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ

ﷺ نے سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کئے اور فرمایا اگر تمہیں مکمل کھڑا ہونے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جایا کرو اور اگر مکمل کھڑے ہو جاؤ تو پھر نہ بیٹھا کرو۔)

v. طبی اعتبار سے اصلاح بدن کی ہدایت دینا، نبوت کے خصائص میں شامل ہے

"عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ" (34)

(سیدنا مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت (یعنی پیشاب اور پاخانہ) کے لیے جاتے تو (آبادی سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔)

10. شمائل النبی ﷺ

شمائل، فضائل کی وہ قسم ہے جس میں نبی مکرم ﷺ کی خَلقی اور خُلقی صفات وحالات بیان کئے جاتے ہیں۔

❖ "يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُمَا صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى خَلْفَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَمَسْحُ الرَّجُلِ عَلَى خُفَّيْهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (35)

(سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں: دو خصلتیں ہیں، میں ان دونوں کے بارے میں لوگوں میں کسی سے سوال نہیں کروں گا، کیونکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پہلا کام: امام کا اپنی رعایا میں سے کسی آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا، تحقیق میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے سیدنا عبد الرحمن بن عوفؓ کی اقتداء میں نماز فجر کی ایک رکعت پڑھی اور دوسرا کام: آدمی کا اپنے موزوں پر مسح کرنا، تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔)

❖ "عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (36)

(حضرت زیاد بن علاقہؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے ہمیں نماز پڑھائی دو رکعتیں پڑھانے کے بعد وہ بیٹھے نہیں، بلکہ کھڑے ہوگئے۔ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا، لیکن انہوں نے اشارہ سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ، جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کئے اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کرتے تھے۔)

❖ "عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: ضِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ، وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ، قَالَ: فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، قَالَ: فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ، وَقَالَ: مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ ؟ وَقَامَ يُصَلِّ، زَادَ الْأَنْبَارِيُّ: وَكَانَ شَارِبِي وَفَى فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ، أَوْ قَالَ: أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ"[37]

(حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی کریم ﷺ کا مہمان ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا تو اس بکری کی ران بھونی گئی۔ نبی کریم ﷺ چھری پکڑ کر مجھے اس میں سے کاٹ کاٹ کر دینے لگے۔ اس دوران حضرت بلالؓ نماز کی اطلاع دینے کے لئے آگئے۔ نبی کریم ﷺ نے چھری ہاتھ سے رکھ دی اور فرمایا اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں اسے کیا ہوا؟ مزید حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مسواک رکھ کے اوپر سے کاٹ دیں یا اس طرح کہا: مسواک رکھ کر کاٹے دیتا ہوں۔)

11. بشریت النبی ﷺ

سرکار مدینہ ﷺ بشر تھے۔ یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے برعکس بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ ظاہراً بشر تھے اور حقیقت میں نور تھے۔ صحابی رسول سیدنا مغیرہ ثقفیؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ حدیث درج ذیل ہے:

❖ "الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمُ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا"[38]

(حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ ﷺ کے قدم یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آجاتا، جب آپ ﷺ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔)

12. عبادات النبی ﷺ

ایسا فعل جس سے صرف اللہ کی تعظیم ہوتی ہو اور ہر اس امر کو بجالانا جس سے اللہ راضی ہوتا ہو، عبادت کہلاتی ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کے لئے عبادت کا بہترین طریقہ اللہ کے نبیؐ کا طریقہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا عبادت کرنے کا طریقہ ہی اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول ہے۔ سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کی عبادت کے طریقوں اور اس میں سنتوں کی انواع کو مکمل تفصیل سے بیان کیا ہے جیسے صلوۃ النبیؐ، وضوء النبیؐ

i. صلوۃ النبی ﷺ

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ بِالْهَاجِرِ، فَقَالَ لَنَا: أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ"[39]

(سیدنا مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ: ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز دوپہر کی گرمی میں پڑھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ہم سے فرمایا: نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔)

- ❖ "عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ "(40)

(حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ دباغت دی ہوئی پوستین (چٹائی اور رنگے ہوئے چمڑے) پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔)

ii. وضوء النبی ﷺ

- ❖ "حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺتَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ"(41)

(حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تو پیشانی کی مقدار سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا اور اپنے عمامے پر مسح کیا۔)

- ❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَنْزِعُ خُفَّيْكَ قَالَ لَا إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ ثُمَّ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ(42)

(حضرت مغیرہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ: میں نے ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کو وضو کرایا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا چہرہ اور بازو دھوئے اور سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپؐ کے موزے اتار نہ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں میں نے یہ وضو کی حالت میں پہنے تھے، پھر میں انہیں اتار کر نہیں چلا، پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز اسی طرح پڑھ لی۔)

- ❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أَسْفَلَ الْخُفِّ وَأَعْلَاهُ"(43)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کیا اور موزے کے نچلے اور اوپر والے حصے پر مسح فرمایا۔)

13. لباس النبی ﷺ

پوشاک یعنی وہ چیز جسے پہنا جائے۔ لباس کہلاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی اور آپ ﷺ جبہ بھی پہنا کرتے تھے۔

- ❖ "عُن الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ

تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ، فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، وَوَجَدْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ، فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ: قَدْ أَصَبْتُمْ، أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ"(44)

(حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ نماز فجر سے پہلے ایک مقام پر آپ ﷺ راستے سے ایک جانب کو ہو گئے تو میں بھی آپؐ کے ساتھ مڑ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ واپس آئے تو میں نے لوٹے سے آپؐ کے ہاتھ پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے پہلے اپنے ہاتھ اور پھر چہرہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو جبے کی آستینوں سے نکالنا چاہا مگر وہ تنگ تھیں، تو آپ نے اپنے ہاتھ واپس آستین میں ڈال لیے اور انہیں جبے کے نیچے سے نکالا اور انہیں کہنیوں تک دھویا، پھر آپؐ نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر آپؐ سوار ہو گئے اور چل دیئے، حتیٰ کہ ہم نے لوگوں کو نماز میں پایا اور وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو (بطور امام) آگے کر چکے تھے۔ انہوں نے نماز پڑھائی جب کہ نماز کا وقت ہو گیا تھا، ہم نے پایا کہ حضرت عبدالرحمن انہیں نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوسری رکعت پڑھی۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے (نماز مکمل ہونے پر) سلام پھیرا تو حضور اکرم ﷺ اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ (یہ دیکھ کر) مسلمان گھبرا گئے اور بہت زیادہ تسبیح کہنے لگے، کیونکہ انہوں نے نماز میں نبی اکرم ﷺ سے سبقت کی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''تم لوگوں نے درست کیا۔'' یا کہا: ''بہت اچھا کیا۔)

❖ "عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ، لَا تُسْبِلْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ"(45)

(حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سفیان بن ابی سہل کی کمر پکڑ کر یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے سفیان بن ابی سہل! اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے مت لٹکاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔)

14. سفراء النبی ﷺ

سرورِ کائنات، سرکار دو عالم ﷺ نے مختلف لوگوں، گروہوں اور بادشاہوں کی طرف دعوت اسلام اور مختلف مقاصد کے لئے اپنے سفراء (سفیر/نمائندے) بھیجے۔ ان میں جلیل القدر صحابی، قبیلہ ثقیف کے فرزند حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ کا نام بھی شامل ہے۔

- ”عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ قَالَ فَقَالُوا أَرَأَيْتَ مَا تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمَّوْنَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ “ (46)

(حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھے "نجران" کی طرف بھیجا۔ وہاں کے عیسائی مجھ سے کہنے لگے کہ تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو "اے ہارون کی بہن" (حضرت مریم علیہا السلام کو لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش پر اس طرح مخاطب کیا تھا)، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (جن کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام تھے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنا عرصہ پہلے گذر چکے تھے (تو حضرت مریم علیہا ان کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں؟)۔ جب میں واپس آیا تو نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے انہیں یہ جواب کیوں نہ دیا کہ پہلے کے لوگ انبیاء اور نیک لوگوں کے نام پر اپنے نام رکھتے تھے۔ (حضرت مریم علیہا السلام کے بھائی کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا تھا۔)

15. طعام النبی ﷺ

حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہے۔ کھانا، پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے۔ اس پہلو سے بھی نبی اکرم ﷺ نے انسانوں کی رہنمائی فرمائی۔ عبادت کے وقت یا مسجد میں جاتے وقت کھانے پینے کی کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حدیث مبارکہ ہے:

- ”عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا صَلَّى قُمْتُ أَقْضِي فَوَجَدَ رِيحَ الثُّومِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ هَذِهِ الْبَقْلَةَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي عُذْرًا نَاوِلْنِي يَدَكَ قَالَ فَوَجَدْتُهُ وَاللَّهِ سَهْلًا فَنَاوَلَنِي يَدَهُ فَأَدْخَلْتُهَا فِي كُمِّي إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا فَقَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا“(47)

(سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں میں لہسن کھا کر نبی اکرم ﷺ کی مسجد آیا میری ایک رکعت چھوٹ گئی تھی، جب میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے لہسن کی بو محسوس کی، تو جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا: جو شخص اس درخت (لہسن) سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو جاتی رہے۔ راوی کو

شک ہے آپؐ نے ریحھا کہا یا ربحہ کہا، تو جب میں نے نماز پوری کرلی تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! قسم اللہ کی آپؐ اپنا ہاتھ مجھے دیجئے، وہ کہتے ہیں: میں نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کرتے کے آستین میں داخل کیا اور سینہ تک لے گیا، تو میرا سینہ بندھا ہوا نکلا۔ آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ تو معذور ہے۔)

وضاحت: یعنی بھوک کی شدت کی وجہ سے انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ لیا تھا۔ جس کا بندھن سینے تک تھا اور انہیں کھانے کے لئے لہسن کے سوا کچھ نہیں ملا تھا، جسے کھا کر وہ مسجد آئے تھے۔

16. اصحاب النبی ﷺ

شریعت کی اصطلاح میں اصحاب النبیؐ ان اشخاص کو کہتے ہیں، جنہوں نے حالت اسلام میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو یا ان کو آپؐ کی صحبت نصیب ہوئی ہو۔ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اصحاب النبیؐ کہلاتے ہیں۔ امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ کوئی بھی غیر صحابی خواہ کتنا ہی بلند مقام کیوں نہ ہو کسی بھی صحابی سے خواہ وہ صحابہ کرامؓ میں بڑے مقام و مرتبہ کا نہ ہو، افضل نہیں ہو سکتا۔ ذیل میں قبیلہ بنو ثقیف کے ذہین و فطین سیدنا مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند کارناموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

❖ "عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:" لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَهْلِ الْبُحَيْرَةِ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْيَمَامَةَ ثُمَّ شَهِدْتُ فُتُوحَ الشَّامِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ فَأُصِيبَتْ عَيْنِي يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ثُمَّ شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ وَكُنْتُ رَسُولَ سَعْدٍ إِلَى رُسْتُمَ وَوُلِّيتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فُتُوحًا، وَفَتَحْتُ هَمَذَانَ، وَكُنْتُ عَلَى مَيْسَرَةِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ كَتَبَ: إِنْ هَلَكَ النُّعْمَانُ، فَالْأَمِيرُ حُذَيْفَةُ، وَإِنْ هَلَكَ حُذَيْفَةُ فَالْأَمِيرُ الْمُغِيرَةُ، وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَضَعَ دِيوَانَ الْبَصْرَةِ، وَجَمَعْتُ النَّاسَ لِيُعْطَوْا، وَوُلِّيتُ الْكُوفَةَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقُتِلَ عُمَرُ، وَأَنَا عَلَيْهَا، ثُمَّ وُلِّيتُهَا لِمُعَاوِيَةَ

(حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھے اہل بحیرہ کی جانب بھیجا، پھر میں جنگ یمامہ میں شریک ہوا، پھر میں شام کی فتوحات میں مسلمانوں کے ہمراہ شریک رہا، پھر میں جنگ یرموک میں شریک ہوا، اس جنگ میں میری آنکھ ضائع ہوگئی، اس کے بعد میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک ہوا، میں حضرت سعد کی جانب سے رستم کی طرف سفیر تھا، میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے لئے بہت ساری فتوحات کیں۔ ہمدان میں نے ہی فتح کیا۔ جنگ نہاوند میں نعمان بن مقرنؓ کے میسرہ دستے میں شریک تھا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تحریر لکھی تھی کہ اگر نعمانؓ شہید ہو گیا تو حذیفہؓ کو امیر بنایا جائے، اور اگر حذیفہؓ بھی شہید ہو جائے تو مغیرہ بن شعبہؓ کو امیر بنایا جائے، بصرہ میں سب سے پہلے وزارتیں میں نے مقرر کیں۔ میں

نے اس معاملے میں لوگوں کا فنڈ جمع کرانے کا ذہن بنایا۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف سے مجھے کوفہ کا گورنر بھی بنایا گیا، جب حضرت عمرؓ کی شہادت ہوئی تو اس وقت میں کوفہ کا گورنر تھا، پھر حضرت معاویہؓ نے بھی مجھے وہاں کا گورنر مقرر کیا تھا۔)

17. خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتباع رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ کو لازم اور فرض قرار دیا ہے۔اس لحاظ سے سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ از حد ضروری ہے، تاکہ آنحضرت ﷺ کے احکامات اور دیگر اوامر و نواہی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی پسند و ناپسند کا علم بھی ہوسکے اور آپ ﷺ کے فضائل، شمائل، دلائل اور خصائص کو احادیث نبویہؐ کی روشنی میں بیان کیا جاسکے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ آپ ﷺ کے جلیل القدر صحابی، خادم، محافظ اور سپاہی ہیں۔آپؓ نے کئی جنگوں میں حصہ لیا اور بہت سے علاقے فتح کئے۔ آپؓ والی کوفہ سے مشہور ہیں۔آپؓ کی مرویات کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے اہم پہلوؤں کا پتہ چلتا ہے۔

مذکورہ روایات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ حدیث نبویؐ کو بہت اہمیت دیتے تھے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نماز کے بعد دعا کس طرح مانگنی چاہئے۔احادیث مبارکہ سے فقہی احکام کیسے اخذ کئے جاتے ہیں۔اوامر و نواہی، معاشی، معاشرتی امور کا سیرت رسولؐ کو ملحوظ رکھ کر حل نکالنا، عبادات النبیؐ میں وضو، صلوۃ کا طریقہ، کھانے پینے کے آداب، آپ ﷺ کے اصحاب و سفراء کا تذکرہ، جنازہ کے ساتھ کس طرح چلنا چاہئے، زمین پر اکڑ کر نہیں چلنا چاہئے، بلاشبہ اللہ نے تین چیزیں حرام کی ہیں: ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور نہ دو اور لاؤ (اپنے ذمے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے اور ناجائز حقوق کا مطالبہ کرنے) کو حرام کیا ہے۔اور تین باتوں سے منع فرمایا ہے: قیل و قال (فضول گفتگو یا باتوں) سے، کثرت سوال سے، اور مال ضائع کرنے سے، مردوں کو برا بھلا کہنے سے اور شراب بیچنے سے، جسم کو آگ سے داغنے یا منتر پڑھنے سے سید المرسلین ﷺ نے منع فرمایا ہے۔دینی احکام کس طرح بجالاتے ہیں؟ کن چیزوں کو کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہئے۔درحقیقت مذکورہ روایات سے حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی سیرت کے اہم پہلوؤں کا فہم و ادراک حاصل ہوتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

---

[1]۔ الفتح، 29: 48

Al-Fatah, 29: 48

[2] البخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**،(الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع،1319)، رقم الحدیث:2652

Al-Bukhārī, Mūhammad bin Ismā'īl, Al-Sahīh bukhari, (Al-Rīaz: Dārl -Esl Ām Llnshr Twzī'1319)2652

[3] خطیب تبریزی، ابوعبداللہ بن محمد، **مشکوٰۃ المصابیح**(بیروت: دارالکتب العلمیہ،1424ھ)، رقم الحدیث:6014

Khtīb Tbrīzī, Abu 'Bdallh bin Mohammad, Mshkāt Almiāb,(Bīrūt: Dārl Kūtb Al'lmīh, 1424) 6014

[4] طاہر القادری، **مطالعہ سیرت**،(لاہور: منہاج القرآن پرنٹرز،2006ء) ص ۱۱

Tāhr Al-Qādrī, Mtāl'h Sīrt(Lāhor: Mnhaj Alqrān Prntrz 2006)11

[5] عسقلانی، احمد بن حجر، **الاصابہ فی تمیز الصحابہ**،(بیروت: المکتبہ العصریہ،1433ھ)2:97

'Sqlanī, Ahmd bin Hjr, Alāsabh fī Tmīz Alshabh (Bīrūt: Almktbh Al'srih 1433) 2: 97

[6] البخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**،(الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع،1319ھ)، رقم الحدیث2731

Al-Bukhārī, Mūhammad bin Ismā'īl, Al-Sahīh bukhari,(Al-Rīaz: Dārl -esl ām llnshr twzī'1319) 2731

[7] ابن عساکر، علی بن حسن، **تاریخ مدینہ دمشق**(بیروت: دارالفکر،1412ھ)،60: 29

Ibn 'Sākr, 'Alī bin Hsn, Tarīkh Mdīnh Dmshq (Bīrūt: Dar ul Fīqr 1412) 60: 29

[8] ایضاً،60: 50

Ibid,60: 50

[9] ایضاً،60: 53

Ibid, 60: 53

[10] النووی، ابوزکریا، محی الدین بن شرف، **تہذیب الاسماء واللغات**،(بیروت: دارالکتب العلمیہ، س ن)2: 412

Alnvī, abū Zkrīa, Mhī al-Dīn bin Shrf, Thzīb al-Asma' ul Lġhāt (Bīrūt: Dārl kūtb Al'lmīh, S.N) 2: 412

[11] ہمایوں عباس، ڈاکٹر محمد شمس، **علوم السیرہ**، (لاہور: آر، آر پرنٹرز،2020ء)، ص271

'Maīñ 'Bās, Daktr Mūhammad Shms, 'Lom al-Sīro (Lāhor: Ār, Ārprntrz, 2020) 271

[12] البخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**،(الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع،1319ھ)، رقم الحدیث:1477

Al-Bukhārī, Mūhammad bin Ismā'īl, Al-Sahīh Bukhari, (Al-Rīaz: Dārl -Esl ām Llnshr Twzī' 1319) 1477

[13] ایضاً، رقم الحدیث:844

Ibid, 844

[14] القشیری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**،(الریاض: دارابن حزم،1419ھ)، رقم الحدیث:4397

Alqshīrī, Mslm Binn Hjaj, Shīh Mslm (Al-Rīaz: Dar ibn Hzm 1419) 4397

[15] ایضاً، رقم الحدیث:4393

Ibid, 4393

[16] ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**،(بیروت: دارالمعرفۃ،1420ھ)، رقم الحدیث:3574

Ibn majh, Mohammad bin Īzīd, Sūnn ibn Majh, (Bīrūt: Dārl M'rfth 1420) 3574

[17] ۔ احمد بن حنبل، امام، **مسند احمد بن حنبل**، (قاہرہ: موسسۃ قرطبۃ، 1416ھ)، رقم الحدیث: 5003

Ahmad bin Hnbl, Imam, Msnd Ahmad bin Hnbl, (Qāhrh: Mūsth Qrtbth 1416) 5003

[18] ۔ القشیری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، (الریاض: دار ابن حزم، 1419ھ)، رقم الحدیث: 4486

Alqshīrī, Mslm Binn Hjaj, Shīh Mslm (Al-Rīaz: dar Ibn Hzm 1419) 4486

[19] ۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**، (بیروت: دار المعرفۃ، 1420ھ)، رقم الحدیث: 3489

Ibn Majh, Mohammad bin Īzīd, Sūnn Ibn Majh, (Bīrūt: Dārl M'rfth 1420) 3489

[20] ۔ احمد بن حنبل، امام، **مسند احمد بن حنبل**، (قاہرہ: موسسۃ قرطبۃ، 1416ھ)، رقم الحدیث: 17512

Ahmad bin Hnbl, Imam, Msnd Ahmad bin Hnbl, (Qāhrh: Mūsth Qrtbth 1416) 17512

[21] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 17503

Ibid, 17503

[22] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 17508

Ibid,17508

[23] ۔ ہمایوں عباس، ڈاکٹر محمد شمس، **علوم السیرہ**، (لاہور: آر، آر پرنٹرز، 2020ء)، ص 160

'Maiñ 'Bās, Daktr Mūhammad Shms, 'Lom Al-Sīro (Lāhor: Ār, Ārprntrz, 2020) 160

[24] ۔ ایضاً، ص 163

Ibid, 163

[25] ۔ القشیری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، (الریاض: دار ابن حزم، 1419ء)، رقم الحدیث: 4951

Alqshīrī, Mslm Binn Hjaj, Shīh Mslm(Al-Rīaz: Dar ibn Hzm 1419)4951

[26] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 7378

Ibid,7378

[27] ۔ احمد بن حنبل، امام، **مسند احمد بن حنبل**، (قاہرہ: موسسۃ قرطبۃ، 1416ھ)، رقم الحدیث: 17518

Ahmad bin Hnbl, imam, Msnd Ahmad bin Hnbl,(Qāhrh: Mūsth Qrtbth 1416)17518

[28] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 17513

Ibid,17513

[29] ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابوداؤد، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1421ھ)، رقم الحدیث: 3180

Abū Daūd, Slīman bin Ash's , sūnn Abū daūd(Bīrūt: Dar Ahīa' Altrat Al-'Rbī1421)3180

[30] ۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**، (بیروت: دار المعرفۃ، 1420ھ)، رقم الحدیث: 1822

Ibn Majh, Mohammad bin Īzīd, Sūnn Ibn Majh,(Bīrūt: Dārl M'rfth 1420)1822

[31] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 1428

Ibid,1428

[32] ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 1208

Ibid,1208

33 ۔ احمد بن حنبل، امام، **مسند احمد بن حنبل**،(قاہرہ: مؤسسۃ قرطبۃ،1416ھ)، رقم الحدیث: 17516

Ahmad bin Hnbl, Imam, Msnd Ahmad bin Hnbl,(Qāhrh: Mūsth Qrtbth 1416)17516

34 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابوداؤد، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ) رقم الحدیث: 1

Abū daūd, slīman bin ash'ś , sūnn Abū daūd(Bīrūt: dar ahīa' altraś al-'rbī1421)1

35 ۔ احمد بن حنبل، امام، **مسند احمد بن حنبل**،(قاہرہ: مؤسسۃ قرطبۃ،۱۴۱۶ھ)، رقم الحدیث: ۱۷۴۵۹

Ahmad bin Hnbl, Imam, Msnd Ahmad bin Hnbl, (Qāhrh: Mūsth Qrtbth 1416) 17459

36 ۔ ایضاً، رقم الحدیث: ۱۷۴۶۴

Ibid, 17464

37 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابوداؤد، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1421ھ) رقم الحدیث: 188

Abū daūd, slīman bin ash'ś , sūnn Abū daūd(Bīrūt: dar ahīa' altraś al-'rbī1421)188

38 ۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح البخاری**، (الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع،1319ھ)، رقم الحدیث: 1130

Al-Bukhārī, Mūḥammad bin Ismā'īl, Al-Ṣaḥīḥ bukhari,(Al-Rīaz: Dārl -esl ām llnshr twzī'1319)1130

39 ۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**، (بیروت: دارالمعرفۃ،1420ھ)، رقم الحدیث: 680

Ibn majh, mohammad bin īzīd, sūnn ibn majh,(Bīrūt: dārl m'rfth 1420)680

40 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1421ھ) رقم الحدیث: 259

Abū daūd, slīman bin ash'ś, sūnn Abū daūd(Bīrūt: dar ahīa' altraś al-'rbī1421)659

41 ۔ القشیری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، (الریاض: دار ابن حزم، 1419ھ) رقم الحدیث: 632

Alqshīrī, mslm binn hjaj, shīh mslm(al-rīaẓ: dar ibn hzm 1419)632

42 ۔ احمد بن حنبل، امام، **مسند احمد بن حنبل**،(قاہرہ: مؤسسۃ قرطبۃ،1416ھ)، رقم الحدیث: 17444

Ahmad bin hnbl, imam, msnd ahmad bin hnbl,(qāhrh: mūsth qrtbth 1416)17444

43 ۔ ایضاً، رقم الحدیث: 17491

Ibid, 17491

44 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابوداؤد، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1421ھ) رقم الحدیث 149

Abū Daūd, Slīman bin Ash's, Sūnn Abū Daūd (Bīrūt: Dar Ahīa' Altrat al-'Rbī1421) 149

45 ۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ**، (بیروت: دارالمعرفۃ،1420ھ)، رقم الحدیث: 3574

Ibn Majh, Mohammad bin Īzīd, Sūnn ibn Majh, (Bīrūt: Dārl M'rfth 1420) 3574

46 ۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابوداؤد، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1421ھ) رقم الحدیث: 3826

Abū Daūd, Slīman bin Ash's , Sūnn Abū Daūd (Bīrūt: dar ahīa' Altrat Al-'Rbī1421) 3826

47 ۔ الحاکم النیساپوری، محمد بن عبداللہ، **مستدرک علی الصحیحین**، (قاہرہ: دارالحرمین، 1417ھ) رقم الحدیث: 5890

Alhākm Alnīsa Porī, Mohammad bin 'Bdallāh, Mstdrk 'l Al'shīhn, (Qāhrh: Dar al-Hrmīn, 1417) 5890